REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۶

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر عام ضعف اور اعصابی کمزوری کی شکایت رہی اِس وقت ٹانگ میں وجع المفاصل کی تکلیف ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ بوقت پونے دس بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو عام ضعف کی شکایت رہی۔ اور اعصابی کمزوری بھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت ٹانگ میں وجع المفاصل کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ کل دن بھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بے چین رہی۔ شام کے قریب بہتر ہوگئی۔ درد میں نسبتاً کمی رہی۔ اس وقت بھی درد ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

پاکستان اور ترکی کے مابین تجارتی امکانات کا جائزہ

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر۔ دو ارکان کے ترکی کے تجارتی وفد کے رکن مسٹر جلال ڈیاس اوگلو نے کل کہا کہ میں یہاں پاکستان اور ترکی کے مابین تجارتی تعلقات کو ترقی دینے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات پہلے سے موجود ہیں۔ انہیں اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں زیادہ مضبوط بنایا جائے گا ؛

تین مرکزی وزارتوں کے دفاتر کراچی میں رہیں گے

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ صدر کے سیکرٹریٹ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مرکزی حکومت کی تین وزارتیں فی الحال کراچی ہی میں رہیں گی۔ یہ تین وزارتیں یہ ہیں۔ امور خارجہ دولت مشترکہ امور بحالیات اور امور قانون ان وزارتوں کے وزراء اپنے ذاتی عملے کے ساتھ راولپنڈی میں رہیں گے۔ ان وزارتوں کے افسر اور عملے کراچی میں رہیں گے ؛

آسام کی سرحدی چوکی خالی کرنے کے لئے ہندوستانی سپاہیوں کو چین کا انتباہ

لونگ جو کے علاقے میں چینی فوج کو برابر کمک پہنچ رہی ہے

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ باخبر ذرائع کے مطابق آسام کی شمال مشرقی ایجنسی کی سرحدی چوکی ٹوکر نانے میں متعین ہندوستانی سپاہیوں کو چینی فوج نے متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اسے خالی کردیں۔ ورنہ انہیں جبراً نکال باہر کیا جائے گا۔ چینیوں نے سترھویں بار یہ انتباہ کیا ہے۔ اور اسے آخری انتباہ بتایا ہے۔ اس سے پہلے جب بھی انہوں نے انتباہ کیا اسے آخری بتایا۔ اب تک اس علاقے میں کوئی تصادم نہیں ہوا ہے۔ یہ سرحدی چوکی تبت اور بھوٹان کے قریب آسام کی شمال مشرقی ایجنسی کے کامنگ ڈویژن میں ہے۔ ۷ اگست کو دو سو چینی سپاہیوں نے ہندوستانی سپاہیوں کو اس چوکی سے چند میل دور پسپا ہونے پر مجبور کردیا تھا۔ لیکن بعد میں کسی مزاحمت کے بغیر بھارتی دوبارہ اس پر قابض ہوگئے۔ جب سے چینی انہیں متنبہ کر رہے ہیں کہ وہ اس کو خالی کردیں۔ ایجنسی کے سیانگ ڈویژن میں سرحد پر چینی سپاہی دیکھے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ ہندوستانی علاقے میں داخل نہیں ہوئے ہیں۔ چینی سپاہی ایجنسی کی ایک سرحدی چوکی لونگ جو پر ۲۶ اگست سے قابض ہیں۔ اور ہندوستانی اخبارات کی اطلاع کے مطابق اس چوکی کو برابر کمک بھیج رہے ہیں ؛

(باقی صفحہ ۸ پر)

لانگ جو کے علاوہ ایک اور ہندوستانی چوکی پر چینی دستوں کا قبضہ

کلکتہ ۱۵ اکتوبر۔ روزنامہ سٹیٹسمین نے شیلانگ کے باخبر حلقوں کے حوالے سے خبر دی ہے۔ کہ چین کے فوجی دستوں نے لانگ جو کی ہندوستانی چوکی کے علاوہ کیلانگ کے سرحدی علاقہ میں خنزیمانی کی چوکی پر قبضہ کرلیا تھا۔

نامعلوم طیاروں کی پرواز پر پاکستان کے انتباہ کا اثر

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی علاقے میں پچھلے دنوں بعض نامعلوم طیاروں کی پرواز کے بعد حکومت پاکستان نے جو انتباہ کیا تھا اس کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ اور اب پاکستانی علاقے میں کسی ایسی پرواز کی خبر نہیں آئی ؛

پاک چین سرحد کے بارے میں اطلاعات اکٹھی کی جارہی ہیں

کراچی ۱۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان چین اور پاکستان کے درمیان سرحد کے بارے میں مصدقہ اطلاعات فراہم کر رہی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ چین کے اس نقشے کی آمد سے پہلے اس سوال پر غور کیا جارہا تھا جس میں پاکستان کے بعض علاقوں کو چین کا ایک حصہ دکھایا گیا ہے۔

روس کا ماہتابی راکٹ زمین سے سوا چار لاکھ کلومیٹر دور رہ گیا ہے

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ روس کا ماہتابی راکٹ کرۂ ارض سے تقریباً ۴۳۰۰۰۰ کلومیٹر دور ہے۔ اور وہ زمین کی طرف واپس آتے ہوئے ابھی تک طے شدہ مدار میں چکر لگا رہا ہے۔ طاس کی اطلاع کے مطابق راکٹ سے بدھ کے دن اطلاعات موصول ہوئیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۵۹ء

تجدید واحیاء کا کام

"لگے بندھے عقائد واعمال"

(۲)

باقی رہا ان لگے بندھے عقائد واعمال کا سوال صوفی صاحب اپنے اس مضمون کا یہ حصہ ملاحظہ فرمائیں:

"تربیتِ سیرت ملّی میں بالعموم اور تربیتِ سیرت مبلغین میں بالخصوص اُن مجاہدات دریافات وذکر وافکار اور ڈسپلنز سے پوری طرح کام لینا ہوگا۔ کہ جو آج صرف صوفیانہ حلقوں کی خصوصیت بن کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ ان ڈسپلنز کا بڑا اور مرکزی حصہ ایسا ہے کہ ان کے سوائے مجاہدانہ اور مبلغانہ سیرت کی تعمیر ناممکن ہے بلاشبہ ان میں سے ایسے تمام عناصر کو حذف کرنا لازمی ہوگا جو خالی شخصیت پرستی، بُت پرستی کے باعث ذاتی تعلق واجبات سے صریح تصادم پیدا کرنے والے عناصر ہیں۔ مگر یہ تو ماہیت سلوک وتزکیہ نفس سے بالکل خارج ہیں۔ بلکہ حقیقت میں ان کے مانع ہیں۔ لیکن عمل کی کائنات میں یہ بھی ایک اٹل حق ہے کہ ان "ڈسپلنز کے سوائے "اتباعِ ہوا" کے بجائے ابتغائے وجہ ربہ الاعلیٰ" کی وادی کی طرف نکل جانا ایک محال۔ اور "اتباعِ ہوا" سے کلی مخلص اور ابتغائے وجہ رب سے کلی تمسک کے سوائے دین کے دعوے بس روٹی بیٹی کے سلسلہ میں چند حلت وحرمت کے فقیہانہ مسائل کو "دین کامل" بنانے پر منتج ہو سکتے ہیں، جو موجودہ دور میں عالمگیر الحادیت کے سوائے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ آج کی جنگ انکار واثباتِ حق اور یقین وبے یقینی اساس دین سے شروع ہوتی ہے۔ لہذا اصولاً ہمیں اپنی اساسوں کو ملت کے لئے بچانا ہے اور اس کے لئے تزکیہ وتصفیہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے"۔

(نوائے وقت ۲۶؍۹؍۵۹ صفحہ ۳-۴)

صوفی صاحب کی معلومات میں اضافہ کے لئے عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کے صرف مبلغین کی ہی نہیں بلکہ تمام نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کی تربیت تقویٰ میں خاص جوشش سے کی جاتی ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اگر جماعت احمدیہ عقائد واعمال پر زور دیتی ہے تو وہ کونسی غلطی کرتی ہے۔ کیا کوئی اسلامی جماعت تبلیغ واشاعت دین کی مہم چلا سکتی ہے اگر وہ اپنے ہر فرد کے عقائد واعمال کی صحت اور ان کی اسلامی تربیت پر خاص طور سے زور نہ دے؟

آخر میں ہم "فتح اسلام" میں سے ایک حاشیہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ جس سے صوفی صاحب کو اس امر کے تعلق میں جماعت احمدیہ کے موقف کا کچھ تصور ہو سکے گا۔ فہو ہذا۔

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے۔ بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے۔ اور دین کا راہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے۔ مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور غوص سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ جلّشانہ فرماتا ہے۔ لِمَ تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون اور فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاوے گا۔ اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر وہ دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں۔ اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالےٰ کے الہام کی تجلّی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ بکلّی مصفا کئے گئے۔ اور تمام وکمال کھینچے گئے ہیں۔ منہ

(فتح اسلام صفحہ ۷ و ۸ حاشیہ)

اس حوالہ سے صوفی صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ تحریک احمدیت کن مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ وہ "چند لگے بندھے عقائد واعمال انفرادی تک محدود" نہیں بلکہ وہ تجدید احیائے دین کے اس الٰہی پروگرام پر قائم ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انا لہ لحافظون کے الفاظ سے کیا ہے۔ اور جس کی خبر حدیث مجدد دین میں دی گئی ہے۔ اس کی بنیاد "از قبیل کوشیدن" پر نہیں بلکہ "از قبیل جوشیدن" پر ہے۔ اس لئے وہ صرف انسانی تجاویز پر انحصار نہیں رکھتی بلکہ وہ علی وجہ البصیرت ایمان رکھتی ہے کہ جو کام وہ کر رہی ہے الٰہی حکم کے ماتحت کر رہی ہے۔ اور اس لئے اللہ تعالیٰ ہی اس کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اور یہ راہنمائی وہ امام وقت کے ذریعہ کرتا ہے۔ چنانچہ ہم اس کو مثالوں سے ثابت کر سکتے ہیں کہ جو کوئی دینی مہم اپنے امام کی ہدایت کے مطابق جماعت نے شروع کی ہے۔ اس میں ضرور کامیابی ہوئی ہے۔ اس کی صرف ایک مثال ہی پیش کی جاتی ہے۔ جماعت کے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں "تحریک جدید" کا آغاز فرمایا تھا۔ یہ تحریک طوعی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ احباب سال میں کچھ روپیہ اپنی حیثیت کے مطابق اس تحریک میں دیں۔ اس روپیہ سے غیر مسلم ممالک میں تبلیغی مشن چلائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج تقریباً دنیا کے تمام ملکوں پر اسلامی مشن اسی روپیہ سے چل رہے ہیں۔ ان مشنوں میں کام کرنے والے مبلغ مرکز میں تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کی تعلیم وتربیت کی جاتی ہے یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو بھی دینی تجویز پیش کی ہے۔ جماعت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیا۔ جس وقت تک اس کو جامہ عمل نہیں پہنا دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت صرف "کوشیدن" تک نہیں رہتی بلکہ "جوشیدن" تک پہنچتی ہے۔ اور یہ سمجھ کر کام کرتی ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ صوفی صاحب غور فرمائیں کہ ایسا "جوشیدن" والا ایمان یونہی نہیں پیدا نہیں ہو جاتا۔

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵؍اکتوبر ۵۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع امسال ۲۳، ۲۴، ۲۵؍اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے انتظام کے ماتحت اس موقعہ پر اپنے مرکز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

اپنی رفتارِ ترقی کا جائزہ لو۔ اور اپنی جدوجہد کو تیز تر کرتے چلے جاؤ

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے دوسرے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء) کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حسب ذیل پیغام مرحمت فرمایا تھا۔ جسے مکرم میاں محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر پڑھ کر سنایا۔

خدام الاحمدیہ راولپنڈی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‌

گذشتہ سال میں نے آپ لوگوں کی خواہش پر آپ کے سالانہ اجتماع کے لئے ایک پیغام بھجوایا تھا۔ اس سال مجھ سے پھر درخواست کی گئی ہے کہ آپ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھی کوئی پیغام ارسال کروں۔ نوجوانوں کی نصیحت اور نیکیوں کی تحریک کے لئے کوئی کلمات تحریر کرنا خود اپنی ذات میں ایک بڑی نیکی ہے۔ اور کسی ہمدردِ ملّت کو اس سے تھکنا نہیں چاہیئے۔ لیکن اگر ہر سال کوئی نیا پیغام لینا ہو۔ تو اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ پیغام دینے والے کو اپنی سال بھر کی کارروائی سے اطلاع دی جائے۔ تاکہ اس کی روشنی میں نیا پیغام مرتب کیا جا سکے۔ اگر احمدیت زندہ ہے اور خدا کے فضل سے ضرور زندہ ہے۔ تو ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں اس کا قدم ہر سال ترقی کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ اور ترقی کے معنے تبدیل شدہ حالات ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس شخص سے کوئی نیا پیغام مانگا جائے۔ اسے اپنے تبدیل شدہ حالات اور اپنے ترقی کے قدموں سے اطلاع دی جائے۔ ورنہ اگر کسی جماعت کے حالات میں کوئی تبدیلی یا کوئی ترقی نہیں۔ تو لازماً اسے کسی نئے پیغام کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے وہی سابقہ پیغام قائم سمجھا جائے گا۔ اور ترقی کے آثار کو ناپنے کا پیمانہ عموماً ذیل کی چار باتوں میں محدود و محصور ہے:۔

اوّل۔ کیا خدام الاحمدیہ یا بالفاظ دیگر مقامی جماعت نے سال کے دوران میں **تعداد** کے لحاظ سے کوئی ترقی کی ہے؟

دوم۔ کیا مقامی جماعت کے چندوں یعنی **مالی قربانی** میں کوئی ترقی ہوئی ہے۔

سوم۔ کیا مقامی جماعت کی **تنظیم** نے کوئی قدم ترقی کی طرف اٹھایا ہے؟

چہارم۔ کیا مقامی جماعت کی **تربیت** کے اخلاص اور اتحاد اور دینداری اور خدمتِ خلق میں کوئی آثار ترقی کے نظر آتے ہیں۔

یہ وہ چار بنیادی باتیں ہیں جن سے کسی جماعت کی ترقی یا (نعوذ باللہ) تنزل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی جماعت میں ترقی کے آثار نہیں پائے جاتے۔ اور وہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ تو خدائی جماعتوں کے معیار کے مطابق اس صورت کو بھی **تنزل** ہی شمار کیا جائے گا۔ اس لئے میرا پیغام اس سال یہی ہے کہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ ان چار باتوں کے لحاظ سے اپنی ترقی کا **جائزہ** لیں۔ اور اگر خاطر خواہ ترقی کی علامات نہیں پائی جائیں۔ تو پھر اپنی فکر کریں۔ اور چوکس ہو کر اپنی مساعی کو دوچند کریں۔

ایک خاص بات جو اس سال پیدا ہوئی ہے یہ ہے کہ اس سال راولپنڈی پاکستان کا **دارالسلطنت** یعنے سیاسی مرکز قرار پایا ہے۔ اور مرکز کی ذمہ واری عام شہروں کی نسبت **بہت** زیادہ ہوا کرتی ہے۔ پس راولپنڈی کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اس نئی ذمہ داری کے پیش نظر بھی اپنا جائزہ لیں۔ اور اسے اپنے سامنے رکھ کر آئندہ پروگرام مرتب کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا یعنے دل ہے جو **نظام حیات** کا مرکز ہے۔ اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ بگڑے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ پس چونکہ اب راولپنڈی پاکستان کا **سیاسی دل** ہوگا۔ اس لئے پنڈی کی جماعت احمدیہ کو بھی اپنی نئی ذمہ واری کو پہچانتے ہوئے زیادہ چوکس اور زیادہ **چست** اور زیادہ بیدار مغز اور زیادہ **فرض شناس** ہو جانا چاہیئے اور دنیا پر ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ جس طرح پنڈی ملک کا مرکز ہے۔ اسی طرح ہم بھی ملک بھر کی جماعتوں کے لئے ایک **مثالی جماعت** ہیں ؛

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احمدی نوجوانانِ راولپنڈی کو اپنی رضا کے ماتحت بہترین خدمت کی توفیق دے۔ اور دوسرے شہروں کی جماعتوں کے لئے ایک بہت اچھا نمونہ بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچے ایمان و یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے

"جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ وہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا۔ کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو۔ کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے۔ جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ یقین پیدا نہ ہو انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس بات پر بھی کہ خدا تعالےٰ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے۔ تاہم گناہ اس سے دور نہیں ہوتے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات جھوٹ ہے اور محض نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔ جبکہ انسانی فطرت میں یہ خاصہ موجود ہے کہ سچی معرفت انسان کو نقصان سے بچا لیتی ہے۔ پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے۔ کہ ایمان بھی ہو اور گناہ دور نہ ہو۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۵)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا تیسرا شاندار اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا تیسرا سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر بمقام بانڈھی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ حسب پروگرام ۱۸ ستمبر کو میدان اجتماع میں خدام نے خیمہ جات نصب کئے اور افتتاحی تقریب عمل میں لائی گئی جو تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وہ پیغام جو آپ نے اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔ پھر مکرمی صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ خیرپور ڈویژن اور مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے خدام کو خطاب فرمایا اور مناسب ہدایات و نصائح فرمائیں۔

تینوں دنوں میں علمی دینی تقریری اور تحریری مقابلوں کے پروگرام جاری رہے اور خدام نے پوری کوشش اور شوق سے ان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا مظاہرہ کیا۔ ۱۰۰ گز دوڑ۔ ۴۰۰ گز دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا اور ریلے دوڑ کے ورزشی مقابلوں میں خدام و اطفال نے دلچسپ مظاہرے کئے۔ والی بال اور کبڈی کے مقابلوں کے وقت مضافات سے بہت سے احباب دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔

تہجد کی نماز اجتماع کے ایام میں باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ اس وقت خدام کے ساتھ انصار اور اطفال بھی اسلام و احمدیت کی حفاظت و ترقی اور اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و کامیاب لمبی زندگی کے لئے دعا کرنے کے لئے میدان اجتماع میں حاضر ہوتے۔ روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں فجر کے بعد باقاعدہ درس کا انتظام تھا جو محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ دیتے رہے۔

۲۰ ستمبر کو مکرمی حاجی عبد الرحمن صاحب قائد علاقائی خیرپور ڈویژن نے انعامات تقسیم کئے چنانچہ ۱۲۵ خدام و اطفال کو انعام دئیے گئے یہ انعامات مختلف مقابلوں میں اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو اور حسن کارکردگی کی بنا پر منتظمین کو دئیے گئے۔

ہمارا یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی زیادہ کامیاب رہا کہ گذشتہ اجتماع میں بیس مجالس نے حصہ لیا تھا۔ مگر اس سال ستائیس مجالس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرکت فرمائی۔ اطفال الاحمدیہ کی تعداد بھی اس سال ستر تھی جو گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تھی۔ ہماری دعوت پر کراچی اور حیدرآباد کی مجالس کے نمائندے بھی تشریف لائے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ خیرپور ڈویژن بھی ہماری دعوت پر تشریف لائے۔

اجتماع میں بانڈھی۔ کرونڈی۔ جمال پور۔ گوٹھ شاہ دین۔ دیہہ ۲۱ ددھ۔ گوٹھ غلام محمد اور گوٹھ نتھے خان کی مجالس تعداد کے لحاظ سے اور تمام مقابلوں میں زیادہ دلچسپی۔ محنت اور شوق سے حصہ لینے کے لحاظ سے ممتاز رہیں۔

اجتماع کے آخر میں خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ پھر الوداعی دعا کی گئی اور خدام و اطفال نیک اور بلند جذبات سے معمور ہو کر گھروں کو روانہ ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام و احمدیت کے مخلص خادم بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(علی اکبر شاہ معتمد خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن)

۲۔ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملاحظہ فرمائیں اور علماء سے امداد لیں۔ اور احباب میں عملی اصلاح پیدا کر کے نیک نمونہ قائم کریں اور جماعت کی ترقی کا موجب ہوں۔

درخواست دعا

مکرم سید رشید عالم صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان meteorology میں پی ایچ۔ ڈی کرنے کی غرض سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو کراچی سے جرمنی روانہ ہوئے ہیں احباب سے ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصول مقاصد میں خاطر خواہ کامیابی کے بعد بخیر و عافیت واپس آنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم سید رشید عالم صاحب کا نکاح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الرحمت ربوہ میں نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد المجید صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی بھی دعا کریں۔ (شیخ نذیر احمد بشیر حیدرآبادی ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جن احباب نے قافلہ قادیان ۱۹۵۹ء میں شمولیت کے لئے دفتر ہذا میں درخواستیں دی ہوئی ہیں یا جو احباب اب درخواست دے رہے ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر کے کوائف نامکمل ہیں۔ لہذا وہ اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو جلد تر مطلع فرمائیں تاکہ دفتر ہذا اپنی فہرست مکمل کر سکے۔

(۱) نام درخواست دہندہ۔

(۲) ولدیت۔

(۳) پیشہ (تفصیل دی جائے کہ عملاً کیا کام کرتے ہیں)

(۴) جائے پیدائش و تاریخ پیدائش جو پاسپورٹ میں درج ہے۔

(۵) پاکستان میں مکمل پتہ

(۶) پاسپورٹ نمبر معہ تاریخ اجراء و مقام اجراء

(۷) اگر اہلیہ یا بچوں وغیرہ کو ہمراہ لے جانا مقصود ہو تو ان کے متعلق بھی یہی کوائف تحریر کرنے ضروری ہوں گے۔

(نوٹ) چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے یہ کوائف جلد تر مکمل دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نوٹ ثانی) اگر حکومت نے منظوری دے دی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو لاہور سے بذریعہ بس روانہ ہوگا اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ اس طرح احباب قادیان اور ربوہ دونوں کے جلسوں میں شامل ہو سکیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ

جماعتی ترقی کا ذریعہ دیانت اور امانت ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

(از مکرم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح اعمال کے لئے چھ خطبات ارشاد فرمائے تھے جو "اعمال صالحہ" کے نام سے تحریک جدید قادیان نے شائع کئے ہیں۔ ان خطبات میں حضور نے احباب جماعت کو علمی اور عملی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ جماعتی ترقی کا ذریعہ دیانت و امانت کو قائم کرنا ہے۔ ذیل میں "اعمال صالحہ" سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ اور احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ علمی اصلاح کے ساتھ عملی اصلاح کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضور علماء کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"جس حصہ کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ عملی اور عرفانی ہے۔ علم اور چیز ہے اور عرفان اور چیز ... ... مگر ہمارے علماء کی ساری توجہ غیر احمدیوں کی طرف ہے۔ اپنی جماعت کے متعلق غالباً وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس سے کیا کام ہے۔ حالانکہ اگر قلوب کی اصلاح ہو جائے اور وہ لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں تو کروڑہا کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

اذا جاء نصر اللہ والفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ (سورہ نصر)

کہ اگر تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے مذہب کی اشاعت کرو گے تو ایک ایک دو دو کر کے لوگ تمہاری طرف آئیں گے۔ لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو۔ اور اپنی جماعت سے گناہ دور کر دو تو فوج در فوج لوگ آئیں گے اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے۔ تو جو ذرائع میں بتا رہا ہوں۔ ان پر عمل کرنے سے لاکھوں اور کروڑوں لوگ احمدیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مگر جو طریق تم اختیار کئے ہوئے ہو اس سے سینکڑوں سال میں بھی ہماری جماعت ساری دنیا میں نہیں پھیل سکتی۔" (اعمال صالحہ صفحہ ۲۰۵-۲۰۷)

بھارت کی راجستھان یونیورسٹی کا افسوسناک رویہ

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔ منقول از بدر قادیان)

(۲)

ہماری درخواست

جماعت احمدیہ بھی اسی مسلک کی حامی ہے اور مسلمانوں کا دوسرا دیندار طبقہ بھی۔ ہم شری گل راج جی گوپال کو بھی یہی مسلک اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح کی بعض قابل شکایت باتیں دوسری کتاب یعنی "دشو کے اتہاس" میں بھی ہیں ہم اس کے مصنف شری مشنکر شرما ایم۔ اے کو بھی مہاتما گاندھی جی کی یہ نصیحت یاد دلاتے ہیں۔ اگر بھارت کا ایسا تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ بھی "فادر آف نیشن" کی نصیحت پر عمل نہیں کرے گا۔ تو پھر اس پر عمل کرنے کے لئے کون پیدا ہوگا۔

تاریخی تجزیہ

اس کتاب میں جنگ بدر کا جو پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ اس جگہ اس پر بھی ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔

وہ مستشرقین یورپ جنہوں نے محض معاندانہ طور پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قلم بندکی ہے۔ وہ جنگ بدر سے پہلے چند مہموں کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی سریہ حمزہ۔ سریہ عبیدہ بن حارث۔ سریہ سعد بن ابی وقاص۔ سریہ ابواء۔ سریہ عشیرہ اور سریہ عبداللہ بن جحش۔ ان مہموں میں سے صرف سریہ ابواء اور عشیرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔ باقی اور کسی مہم میں آپ شریک نہیں ہوئے۔ مستشرقین یورپ کا خیال ہے کہ یہ ساری مہمیں محض اہل مکہ کے تجارتی قافلہ کو لوٹنے کے لئے تھیں" وشو کا اتہاس" میں اسی خیال کی تقلید کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور یہ قیاس نہایت باطل ہے اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے اسباب ہجرت مدینہ کی اسلامی جمہوریت اور ارد گرد کے اسلام دشمن ماحول کا جائزہ لینا چاہیئے۔

۱۔ یہ معلوم ہے کہ مسلمانوں نے اہل مکہ کے ظلم تشدد سے مجبور ہو کر تین مرتبہ ہجرتیں کیں۔ دو مرتبہ حبشہ کی طرف اور ایک مرتبہ مدینہ کی طرف۔

۲۔ کفار مکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اسی نیت سے شب ہجرت کو قبائل قریش کے منتخب نوجوانوں نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ مگر آپ تدبیر الٰہی کے ماتحت بخیر و عافیت مکہ سے نکل گئے

۳۔ کفار قریش اپنی اس ناکامی پر سخت برہم ہوئے اور انتقام لینے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل مدینہ نے پناہ دی ہے تو وہ ان کے خلاف مشتعل ہوگئے

۴۔ واقعہ ہجرت کے چند روز بعد کفار مکہ نے مدینہ کے ایک رئیس عبداللہ ابن ابی کو خط لکھا کہ

انکم اویتم صاحبنا
وانا نقسم باللہ لتقاتلنہ
او تخرجنہ او لنسیرن
الیکم باجمعنا حتی نقتل
مقاتلکم و نستبیح نسائکم
(سنن ابوداؤد)

تم لوگوں نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں پناہ دی ہے۔ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم لوگ انہیں قتل کر دو یا اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم لوگ اپنی جمعیت کے ساتھ تم لوگوں پر حملہ کریں گے اور تمہیں موت کے گھاٹ اتار کر تمہاری عورتوں کو اپنے تصرف میں لے آئیں گے

۵۔ اس واقعہ کے چند ہی روز بعد قبیلہ اوس کے رئیس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے مکہ گئے تو ایک دن ابوجہل نے انہیں دیکھ کر کہا تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ اب ہم ہرگز تم لوگوں کو حج نہیں کرنے دیں گے حضرت سعد رضی نے جواب دیا کہ اگر تم نے مکہ کا رستہ بند کیا تو ہم بھی تمہارے لئے مدینہ کا رستہ بند کر دیں گے۔ ابوجہل نے ان سے یہ بھی کہا کہ اگر اس وقت تم امیہ کی پناہ میں نہ ہوتے تو میں تم کو ابھی قتل کر دیتا۔

۶۔ اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد کفار قریش کے ایک سردار کرز بن جابر فہری نے مدینہ پر حملہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ کر لے گیا۔

یہ ہے اس وقت کا ماحول جب محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام نے محض آزادی مذہب۔ آزادی خیال اور آزادی تقریر و تحریر کا حق حاصل کرنے کے لئے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مسلمانوں کے لئے وہ وقت کتنا پُر خطر اور نازک تھا۔ اس کا اس حدیث سے اندازہ لگائیے۔ مستدرک حاکم کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
المدینۃ واوتھم الانصار
رمتھم العرب عن قوس
واحدۃ و کانوا لایبیتون
الا بالسلاح ولا یصبحون
الا فیہ۔

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ آئے اور اہل مدینہ نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب متحد ہو کر ان سے لڑنے کو آمادہ ہوگئے۔ اس وقت مسلمانوں کے خوف کا عالم تھا کہ وہ ہتھیار باندھ کر سوتے تھے اور اسی حالت میں جاگتے۔

اسی طرح کی روایت نسائی اور بخاری شریف میں بھی ہے۔

بدر سے پہلے کی مہمیں

ان حالات کا نتیجہ یہ تھا کہ مسلمان ہمیشہ چوکس رہتے تھے۔ انہیں ہر وقت جمہوریہ اسلامیہ پر اہل مکہ کے حملہ کا خوف رہتا تھا۔ اس وقت ان پر خدا اور مہذب قوم کے قانون کی طرف سے اپنی جان۔ آل اولاد اور اس خداداد سلطنت کی حفاظت کا فریضہ عائد ہو گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے حفاظت خود اختیاری کے بعض جائز طریق اختیار کئے

۱۔ اہل مکہ کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے گشتی دستے مقرر کئے۔ سریہ حمزہ سریہ عبیدہ بن حارث اور سریہ سعد بن ابی وقاص اسی قسم کے دستے تھے۔

۲۔ مدینہ اور اس کے آس پاس جو قومیں آباد تھیں ان سے دوستی اور تعاون کا معاہدہ کرنا بھی ضروری تھا۔ چنانچہ غزوۂ ابواء اور غزوۂ عشیرہ کا یہی مقصد تھا۔ یہ دونوں مہمیں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر قیادت روانہ ہوئیں۔ پہلی مہم یعنی غزوۂ ابواء میں آپ نے قبیلۂ بنو ضمرہ سے معاہدہ کیا اور دوسری مہم قبیلہ مدلج سے۔ آپ ان قبائل سے جن امور کے متعلق معاہدات کر رہے تھے۔ اس کا اندازہ بنو ضمرہ کے معاہدہ کے الفاظ سے ہو جائے گا۔ معاہدہ کے الفاظ یہ ہیں

ھذا کتاب من محمد رسول
اللہ لبنی ضمرۃ فانھم
آمنون علی اموالھم و
انفسھم وان لھم النصر
علی من رامھم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
وان النبی اذا دعاھم
لنصرۃ اجابوہ
(سیرت النبی از شبلی ج ۱ ص ۳۰۱)

یہ محمد رسول اللہ کی تحریر ہے بنو ضمرہ کے لئے۔ ان لوگوں کی جان مال محفوظ ہے۔ ان پر جو حملہ آور ہوگا ان کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی۔ اور جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو مدد کے لئے بلائیں گے تو یہ آئیں گے۔

معاہدہ کی ان دفعات میں کونسی بات ایسی ہے جس کی مسلمانوں کو اپنی حفاظت خود اختیاری کے لئے ضرورت نہیں تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنہیں اہل مدینہ نے متفقہ طور پر اپنا ملکی سیاسی اور مذہبی رہنما تسلیم کر لیا تھا۔ کیا آپ کو ایسے معاہدات کرنے کا حق حاصل نہیں تھا؟

ان تمام سرایا اور غزوات میں کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ کسی تجارتی قافلہ سے مڈ بھیڑ ہونے کی نوبت نہیں آئی۔ (؟) فوج سے۔

لیکن کفار مکہ جوش انتقام سے بالکل مغلوب ہو رہے تھے۔ وہ مدینہ اہل مدینہ اور اسلامی جمہوریت کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا چاہتے تھے۔ مگر ان کے سامنے بھی ایک مشکل تھی۔ وہ یہ کہ ان کے بعض قبائل عام قریش کی اس رائے سے متفق نہیں تھے۔ اس لئے ان لوگوں کو کسی ایسے بہانہ کی تلاش تھی جو ان کے قومی دستور کے مطابق ان پر جنگ کو واجب قرار دیتا ہو۔ اور جس کے بعد اس جنگ سے گریز کرنے والا قوم کی نظر میں مطعون ہو۔ چنانچہ انہیں "سریہ عبداللہ بن جحش" میں یہ بہانہ ہاتھ آ گیا۔ اور وہ مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے مکہ سے مارچ کر کے مدینہ کی سرحد میں آ گئے۔

(باقی)

گمشدہ رقم کی تلاش

عاجزہ کو لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں ایک بہن نے پچاس روپے ۵۰/-/- کی رقم بطور چندہ دی۔ گھر آنے پر معلوم ہوا کہ وہ رقم کہیں گر گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے دفتر سے دارالرحمت کو آتے ہوئے ریلوے لائن کے آس پاس غالباً رقم گری ہے۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو یہ رقم ملی ہو یا اس کا انہیں کچھ علم ہو تو براہ کرم مجھے رقم دے کر یا اس کی اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مسعودہ بیگم (ام رشید)
اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب۔ دارالرحمت ربوہ

پڑوسی کے حقوق

معاشرہ میں مسرت کا چھوٹے سے چھوٹا یونٹ انسان کا گھر ہے۔ اس کے بال بچے ہیں اور خدائے حکیم نے ان کی حفاظت و پرورش کا جذبہ انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔ اس کے بعد سوسائٹی میں مسرت پیدا کرنے کے لئے پڑوسی سے محبت و تعلقات کا قیام اہمیت رکھتا ہے اور تمام مذاہب کم و بیش اس پر زور دیتے آئے ہیں۔ اسلام میں اس کی اہمیت حضور علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ظاہر ہے:

"کہ جبرائیل ہمیشہ ہی مجھے پڑوسی کے حقوق کے متعلق یہ زور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دیدیں گے" (مسلم)

آئیے! ہم محاسبہ کریں کہ ہم کس حد تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں ہمسایہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ کا وقار عمل

۲۴ اگست ۱۹۵۹ء کو بعد نماز فجر وقار عمل منایا گیا جس میں ۳۵ خدام حاضر تھے اور متواتر چار گھنٹے کام ہوا۔ ایک پل کی مرمت اور ایک گڑھا پر کیا گیا۔ تین منہدم کمروں کی لکڑیاں محفوظ کی گئیں۔ پل تقریباً آٹھ فٹ چوڑا اور ۱۲ فٹ لمبا تھا جو سیلاب سے تباہ ہو گیا تھا۔ مسجد نور کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ملکیت تین کمروں کی لکڑیاں محفوظ جگہ پر پہنچائی گئیں جو کہ بارش کی وجہ سے منہدم ہو گئے تھے۔ (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران مصباح کی خدمت میں — دستر خوان نمبر

انشاء اللہ تعالیٰ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ادارہ مصباح کی طرف سے مصباح دستر خوان نمبر شائع ہوگا۔

جس میں مستورات کے لئے بیش بہا علمی و اقتصادی خزانہ پیش کیا جائے گا۔ ہر قسم کے کھانے جو عام طور پر گھروں میں پکتے ہیں اور خاص کھانے اور مٹھائیاں۔ شربت۔ چٹنیاں۔ مربے۔ اچار وغیرہ بنانے کی ترکیبیں لکھی جائیں گی۔ تاکہ بہنیں اس طرح بوقت ضرورت ہر چیز خود تیار کر کے اپنے اخراجات کے بار کو ہلکا کریں۔ تمام بہنوں سے التماس ہے کہ وہ اپنے علم کے مطابق اس سلسلہ میں ٹھوس معلومات سے جلد سے جلد دفتر مصباح کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

نوٹ:- وقت بہت تھوڑا ہے ۱۰ نومبر آخری تاریخ ہوگی۔ اس کے بعد آنے والے مضامین شامل نہ ہو سکیں گے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

رخصتانہ

میری باجی منصورہ رشید کی تقریب رخصتانہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز پیر عمل میں آئی۔ اس مبارک تقریب میں امیر جماعت راولپنڈی میاں عطاء اللہ صاحب کے علاوہ بہت سے اور معزز احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے دعا فرمائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

۲۹ ستمبر کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ اس میں بھی بہت سے معزز احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت فرمائی۔

نوٹ:- میری باجی کا نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم میاں جمیل احمد صاحب ایاز فلائٹ لفٹیننٹ کے ہمراہ ازراہ شفقت پڑھا تھا۔ (زاہدہ رشید ریمی اکال گڑھ راولپنڈی)

(۱۴) عرصہ تقریباً بیس دن سے خاکسار بخار میں مبتلا ہے۔ درمیان میں دو تین دن آرام رہا۔ پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا اور تاحال جاری ہے۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دوستوں سے نہایت ہی مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نور الدین خوش نویس دار الرحمت غربی ربوہ

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

انعامی تحریری مقابلہ میں حصہ لینے کی آخری تاریخ

اعلان کیا جا چکا ہے کہ اراکین مجالس انصار اللہ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تحریری مقالے ۱۵ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اس مقابلہ میں اول دوم آنے والے انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔ جو مقالہ ۱۵ اکتوبر کو پوسٹ ہو جائے گا وہی مقابلہ میں شامل ہو سکے گا۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) تقریباً ۲۰ یوم ہوئے موضع ڈگری کے بیشتر احمدی افراد موسمی بخار میں مبتلا ہیں۔ ایک دو اموات بھی ہو چکی ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احمدی بھائیوں کو صحت عطا فرمائے آمین

(رشید احمد سلیم معلم وقف جدید ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ)

(۲) میری بڑی بچی صالحہ بیگم کچھ عرصہ سے رسولی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے مگر کمزوری اور درد زیادہ ہے۔ احباب بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ رفیع الدین احمد ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کراچی)

(۳) میرے بڑے بھائی جان محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن میں بیمار ہیں احباب کرام اور درویشان حضرت مسیح موعودؑ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف احمد عارف ربوہ)

(۴) میں متعدد پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات بخشے۔ آمین۔ (پیر بخش کوٹ رحیم۔ ضلع شیخوپورہ)

(۵) میں آجکل ضعف قلب کی وجہ سے بہت بیمار ہوں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید عبد السلام معلم وقف جدید کھیوڑہ)

(۶) میری والدہ محترمہ شدید بخار اور دل کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (شیخ نذیر احمد فیض۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

(۷) میری ہمشیرہ عزیزہ بیگم سلطان پورہ لاہور عارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت۔ ربوہ)

(۸) عاجزہ کو دو تین ماہ سے پیٹ درد کی تکلیف ہے جس سے صحت دن بدن گرتی جاتی ہے۔ بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔

(امۃ اللہ خورشید۔ ربوہ)

(۹) اہلیہ صاحبہ مکرم حکیم فیروز الدین صاحب ربوہ میں آٹھ دس روز سے بعارضہ بخار اور ضعف قلب بیمار ہیں اور ان کی لڑکی عزیزہ امۃ القیوم بھی بعارضہ بخار۔ نیز ان کا لڑکا عزیز حمید احمد گھٹنوں میں درد وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (رشید احمد چغتائی۔ ربوہ (سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱۰) میرے والد مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب کارکن میونسپل کمیٹی کئی روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد خلیل کارکن دفتر خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

(۱۱) میری والدہ محترمہ کے ہاتھ کا اپریشن ہونے کے بعد سے بخار کی شکایت ہے احباب جماعت سے عاجز انہ دعا کی درخواست ہے (قریشی محمد اسحٰق کوارٹر نمبر E/116 ۹ ء اوکینٹ)

(۱۲) مستری ناظر دین صاحب کا آنکھوں کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی مکمل آرام نہیں آیا بزرگان جماعت صحت کیلئے دعا فرمائیں (رفیق احمد تبسم ابن حافظ شفیق احمد صاحب احمد نگر)

(۱۳) میرا لڑکا صدیق احمد بی اے بی سی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(نرس حلیمہ بیگم سول ہسپتال قلات)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احمدی بچوں کو اس میں ضرور شریک ہونا چاہئیے (مہتمم اطفال)

ہر ایک کا فرض ہے کہ زیادہ محنت سے کام کرے تاکہ غذا کی کمی پوری ہو جائے

لائل پور میں صدر جنرل محمد ایوب خان کی تقریر

(۲)

خوشگوار تغیر

حکومت چلانے کا جو طریقہ اب تک یہاں جاری رہا ہے۔ وہ غلامی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اب ہم رفتہ رفتہ اس طریقہ کو بدل رہے ہیں۔ ہم حکومت کے اختیارات کو صوبائی افسروں ڈویژنل کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے حوالے کر رہے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے معاملے مقامی دفتروں میں طے ہو جائیں۔ اور دور دراز کے رہنے والے لوگوں کو راولپنڈی، لاہور اور کراچی کے چکر نہ کاٹنے پڑیں حکام ان اختیارات کو استعمال کرنے میں عوام کے نمائندوں کے مشوروں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں جتنا زیادہ اس نئے نظام کے متعلق سوچتا ہوں دل میں اتنی ہی زیادہ امید پیدا ہوتی ہے کہ شاید پہلی بار اب ہمارے عوام کی قسمت صحیح طور پر بدلنے کی صورت پیدا ہو جائے۔

اصل کام

"جمہوریت کا نظام مکمل کر کے ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کے بعد آپ کا اور میرا اصلی کام شروع ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں جو بڑے بڑے مسائل درپیش ہیں۔ وہ آپ پر ظاہر ہیں۔ پچھلے ایک سال میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ دراصل ہمارے اصلی کام کی صرف ابتداء ہے۔ خدا کے فضل سے سمگلنگ کا ناپاک پیشہ "زبیبا" "زبیبا" مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے اس لعنت نے ملک کے اخلاق اور معاشی نظام کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ کروڑوں روپے کا سونا جس سے ترقی کے کام ہوتے تھے۔ وہ سمندر کی تہہ میں چھپا پڑا تھا۔ کروڑوں روپے کی آمدنی جس سے آپ کے کام چلنے تھے۔ وہ بنکوں کے تہہ خانوں اور چور بازاری کی تجوریوں میں بند پڑی تھی۔ لیکن اب یہ دولت باہر نکل آئی ہے اور ہماری ترقی کے منصوبے پہلے کی نسبت کسی قدر آسان ہو گئے ہیں۔

زرعی اصلاحات

"جس امن اور آزادی کے ساتھ زرعی اصلاحات نافذ ہو رہی ہیں۔ اس پر ہم سب کو فخر کرنا چاہیئے بڑی بڑی زمینداریاں اور جاگیریں ختم ہونے کے بعد ہماری سیاسی اور سماجی زمینداریاں اور جاگیریں ختم ہونے کے بعد ہمارا سیاسی اور سماجی ماحول بڑی حد تک پاکیزہ ہو جانا چاہیئے۔ زمین پر پسینہ بہانے والے کسان اور مزارع اب خود زمین کے مالک بن رہے ہیں۔ دنیا میں کسی جگہ اتنا بڑا زرعی انقلاب کشت و خون کے بغیر نہیں آیا۔ لیکن میں ان زمینداروں اور جاگیرداروں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہوں نے بیسویں صدی کے انقلاب کو رضا و رغبت کے ساتھ قبول کر لیا ہے اب ہر ایک کا فرض ہے کہ زیادہ محنت سے کام کرے تاکہ غذا کی کمی پوری ہو جائے۔

مہاجرین

مہاجرین کی بحالی کا کام نہایت تیزی سے ہو رہا ہے اور بہت جلد ختم ہو جانا چاہیئے پچھلی حکومتیں جان بوجھ کر اس کام کو ختم نہیں کرتی تھیں۔ کیونکہ الاٹمنٹوں کے لالچ اور دباؤ میں وہ ایک بہت بڑی آبادی کو اپنی سیاست کے رحم و کرم پر رکھنا چاہتی تھیں۔ لیکن مہاجرین کی بحالی کا مسئلہ اب ایک سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک اخلاقی اور انسانی مسئلہ ہے۔ میں اپنے مہاجر بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ جب مستقل الاٹمنٹوں اور معاوضے کا کام پورا ہو جائے تو وہ اپنی زندگی کے اس باب کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیں۔ لوکل اور مہاجر کا فرق ایک وقتی چیز تھی اب یہ فرق ختم ہو جانا چاہیئے اب آپ صرف پاکستانی ہیں۔ اب آپ کو صرف پاکستانی کے طور پر رہنا سہنا جینا اور مرنا ہے۔

خوراک کا مسئلہ

"ہمارے لئے ایک اور بڑا مسئلہ خوراک کا ہے جب پاکستان بنا تھا۔ اس وقت سارے ایشیا میں صرف یہی ایک ملک تھا۔ جہاں فاضل اناج پیدا ہوتا تھا ہماری پچھلی حکومتوں کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ٹیڑھی ترچھی پالیسیوں کی مدد سے یہاں خوراک کی قلت پیدا ہونے دی۔ اور ہم بھک منگوں کی طرح ساری دنیا میں گندم اور چاول کی خیرات مانگتے پھرتے ہیں۔ اور ہمارے زرمبادلہ کا جو حصہ ملک کی ترقی پر خرچ ہونا چاہیئے تھا۔ وہ خوراک خریدنے میں خرچ ہوتا ہے۔ اس حالت میں ہم زیادہ دیر تک عزت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ہم نے اپنے پانچ سالہ منصوبے میں خوراک کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ ہمارا منشا یہ ہے کہ جیسے بھی ہو ہمیں اپنی ضرورت کی خوراک خود پیدا کرنی چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم ملک کی ترقی کی طرف ایک چھوٹا سا قدم بھی نہیں بڑھا سکتے۔ آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ سارے ملک میں سیم اور تھور کی وجہ سے بہت بڑا خطرہ ہو رہا ہے۔ ہر سال ایک لاکھ ایکڑ زمین اس وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہے اب تک صرف مغربی پاکستان میں پچھتر لاکھ ایکڑ زمین سیم اور تھور کی زد میں آ چکی ہے۔ اس خطرے کی روک تھام کے لئے ہم ہر ممکن تدبیر کر رہے ہیں۔ واپڈا اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ایک سکیم کے مطابق سیم زدہ علاقے میں دو ہزار ٹیوب ویل لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس پر سات کروڑ روپیہ کا خرچ ہو گا۔ اور ٹیوب ویل ڈیڑھ سال میں پوری طرح چلنے لگیں گے۔ امید ہے کہ اس سے انشاءاللہ سولہ لاکھ ایکڑ زمین کو فائدہ پہنچے گا

نہری پانی

ہماری زراعت کو دوسرا خطرہ نہری پانی کے جھگڑے سے پیدا ہو رہا تھا خدا کا شکر ہے کہ ہماری کوششیں کامیاب ہو رہی ہیں اور اب یہ جھگڑا اچھی طرح طے ہو رہا ہے اس سلسلے میں عالمی بنک دوسرے ملکوں نے ہماری مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ورلڈ بنک اور دوست ممالک نے متبادل نہروں کی تعمیر کے لئے پانچ ارب روپیہ دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کے حل نہ ہونے سے بڑے خطرناک واقعات ظہور پذیر ہونے کا احتمال تھا۔

رشوت

ان مشکلات کے علاوہ ہمارے اور بھی بہت سے مسائل ہیں مثلاً عام طور پر یہ شکایت سنی جاتی ہے کہ رشوت کہیں کہیں ابھی چل رہی ہے اور بازار میں پھر مہنگائی آ رہی ہے۔ اس قسم کی لعنتوں کا علاج صرف قانون ہی نہیں بلکہ ان کا اصلی علاج آپ کا اپنا اخلاق ہے۔ یاد رکھیئے کہ رشوت اور بلیک مارکیٹ کی تالی ایک ہاتھ سے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ جب تک رشوت دے کر اپنا کام نکالنے والے موجود ہیں۔ اس وقت تک رشوت لینے والے بھی زندہ رہیں گے۔ جب تک زیادہ قیمت دے کر ضرورت سے زیادہ چیزیں خریدنے والے لوگ موجود ہیں۔ اس وقت تک قیمتوں میں کمی ہونا مشکل ہے۔ . . . . . .

. . . اس وقت ہم زیادہ سے زیادہ روپیہ تعمیر اور ترقی کے کاموں پر لگانا چاہتے ہیں۔ اس لئے کچھ عرصہ کے لئے کئی قسم کی کمی ضرور محسوس ہو گی۔ جس کا سیدھا سادا علاج یہ ہے کہ آپ اپنی ضرورتوں کو بھی کچھ کم کر دیں۔ اور فضولیات پر اپنا مال ضائع نہ کریں سادہ زندگی اختیار کریں اور ضرورت سے زیادہ آرام کی چیزیں خریدنے سے پرہیز کریں۔ اس سلسلہ میں ہمارے ملکوں کی عورتوں پر بھی ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا اور اپنے گھروں کا خرچ کم کریں اور زیادہ سے زیادہ بچت اور کفایت کی عادت ڈالیں۔

مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا بارہ سال سے برابر اس جھگڑے کا حل تلاش ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بار بار کشمیری بھائیوں پر ظلم اور ستم کے جو پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ ہمیں ان کا علم ہے۔ لیکن ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ میرا ایمان ہے کہ ایک نہ ایک دن دنیا کا ضمیر ضرور جاگ اٹھے گا اور یہ مان لیا جائے گا کہ کشمیر کا مسئلہ زمین کے ایک ٹکڑے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ وہاں انسان بھی رہتے ہیں۔ ان کو بھی آزادی کا حق حاصل ہے ان کا یہ بھی حق ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو ان کا حق دلا کر رہیں گے۔ یہ ہمارا پختہ اور سچا عزم ہے اس کو پورا کئے بغیر ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے خواہ اس میں ہمیں کتنی ہی قربانی دینی پڑے

اب ہمیں نعروں کی زندگی سے باہر آنا چاہیئے۔ اب ہمیں صالح عمل کی زندگی اختیار کرنی چاہیئے۔ ہمیں اپنے ساتھ اپنے ملک کے ساتھ اپنی قوم کے ساتھ اپنے خدا کے ساتھ یہ سچا وعدہ کرنا چاہیئے کہ ہم اچھے انسان۔ اچھے مسلمان اور اچھے پاکستانی بن کر رہیں گے ۔

تحفظ اراضی کی پنج سالہ سکیم

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے تحفظ اراضی کی ایک پنج سالہ سکیم منظور کی ہے جو ۱۹۶۵ میں مکمل ہو گی۔ یہ سکیم صوبے میں نمونے کے پندرہ قطعات بنانے کے پیش نظر منظور کی گئی ہے۔

نمونے کے ان قطعات میں سے چار اٹک راولپنڈی۔ جہلم اور گجرات کے اضلاع میں اور گیارہ ہزارہ پشاور۔ میانوالی۔ مردان۔ کوہاٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ کوئٹہ یا قلات۔ بہاولپور۔ تھر پارکر اور ٹھٹھہ یا حیدر آباد کے اضلاع میں بنائے جائیں گے۔

صوبائی حکومت نے اس سال تحفظ اراضی کی مہم کا جائزہ لینے کے بعد تحفظ اراضی کی تدابیر میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان تمام علاقوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جہاں زراعت کا دارومدار نہر سے آبپاشی پر نہیں ہے۔ یاد رہے کہ تحفظ اراضی کی اہمیت کے پیش نظر ابتدا میں حکومت نے ۱۹۵۵ء میں امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کی مدد سے ایک تین سالہ منصوبہ پر کام شروع کیا تھا۔

لنکا حفاظتی کونسل کا رکن منتخب ہو گیا

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی نے کینیڈا اور جاپان کی جگہ لنکا اور ایکویڈور کو حفاظتی کونسل کے غیر مستقل ارکان منتخب کر لیا ہے جاپان کی موجودہ نشست کے حصول کے لئے پولینڈ اور ترکیہ میں سخت مقابلہ ہوا دو بار ووٹنگ ہونے کے باوجود فریقین . . . . کی مطلوبہ اکثریت . . . . .

بنیادی جمہوریتوں کا مقصد عوام کا شعور بیدار کرکے ترقیاتی منصوبوں میں ان کا تعاون حاصل کرنا ہے

ماہرین زراعت کو اناج کی نئی قسم دریافت کرنیکا مشورہ دیہاتیوں سے جنرل ایوب کا خطاب

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ صدر مملکت نے کل صوبائی دارالحکومت سے ۵۳ میل دور ایک گاؤں جاگووالا میں دیہاتیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ زمینداروں کو اب یہ بھول جانا چاہیئے کہ وہ صرف زمیندار ہیں اور ان کو زمینداری کے علاوہ کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ترقی کرنی ہے تو انہیں اپنے خیالات ترک کرکے اپنے فاضل وقت میں دستکاری کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ صدر مملکت جنرل ایوب نے کل چونیاں کے قریب ایک گاؤں جاگووالا کا معائنہ کیا۔ انہوں نے اس مختصر گاؤں کی زندگی کے تمام شعبوں کو دیکھا اور دیہاتیوں سے ان کی مشکلات معلوم کیں اور ایک ماہر دیہاتی کی طرح ان کو مشورے دئیے

صدر مملکت جنرل محمد ایوب نے اس گاؤں کے دورہ کے دوران میں محکمہ زراعت کی طرف سے ترتیب دی گئی ایک مختصر سی نمائش کا معائنہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا کہ پاکستان میں زراعت کے ماہرین کو اناج کے بارے میں نئے تجربے کرکے اناج کی ایسی قسم معلوم کرنی چاہیئے۔ جو گندم اور جو کے درمیان ہو کیونکہ گندم بنیادی طور پر ایسی فصل ہے جو آٹھ ماہ میں پکتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کی گرمی کی وجہ سے وہ چھ ماہ میں پک جاتی ہے۔ جس میں پورے اجزا نشوونما نہیں پاتے۔

صدر مملکت نے پنجابی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آپ کا گاؤں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ دور دراز علاقوں سے مجھے دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے لئے میں شکر گذار ہوں۔ آپ بہت محنتی اور جفاکش دکھائی دیتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ محکمہ زراعت کی باتیں بہت دھیان سے سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہاں پر لوگوں کے پاس زمین کم ہے۔ لیکن اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا یا جا رہا ہے یہ درست ہے کہ ہماری سب سے بڑی صنعت زمینداری ہے لیکن اس کے باوجود ہم خود کفیل نہیں اور غلہ باہر سے منگوانا پڑتا ہے۔ لیکن اس کمی کو ہم پورا کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم زراعت کے جدید اور سائنسی طریقوں کو اپنائیں اس سے ملک اور آپ کا فائدہ ہوگا۔ باہر سے جو اناج منگوانا پڑتا ہے نہیں منگوانا پڑے گا۔ اس سے زرمبادلہ بچے گا اور وہی زرمبادلہ ملک کے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کیا جا سکے گا۔

بنیادی جمہوریتیں

صدر مملکت نے بنیادی جمہوریتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایک نئی اسکیم شروع کر رہی ہے اس اسکیم کے ماتحت پنچائتیں قائم کی جائیں گی یہ پنچائتیں موجودہ پنچائتوں سے زیادہ طاقتور اور اختیار والی ہوں گی۔ ان کا مقصد لوگوں کو دھوکہ دینا نہیں ہوگا بلکہ ان کا مقصد عوام کا شعور بیدار کرنا اور ان کو صحت۔ تعلیم اور ترقیاتی منصوبوں میں تعاون کے لئے ابھارنا ہے۔ ہمارے ہاں اخبارات دیہات میں پہنچ نہیں پاتے۔ ریڈیو کی بھی شدید کمی ہے۔ ....

...... اس لئے ایسے اداروں کی شدید ضرورت ہے جو عوام کو تعلیم دے سکیں اور ان بنیادی جمہوریتوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ عوام کام کے نمائندے چن سکیں گے۔ اس طرح سے ایک لاکھ بیس ہزار نمائندے چنے جائیں گے۔ اگر آپ نے اچھے نمائندے چنے اور ان کا چننا کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ کل ایک ہزار میں سے ایک نمائندہ کو چننا ہے اور گاؤں کی آبادی قریب قریب اتنی ہوتی ہے۔ اس لئے ہر آدمی ایک دوسرے کو ذاتی طور پر جانتا ہے اس لئے وہ انتخاب درست ہی ہوگا اور آپ جان سکیں گے کہ کون آپ کا کام کر سکے گا اور کون نہیں۔ اس سلسلے میں آئندہ دو تین ماہ میں آپ تک اشتہارات پمفلٹ وغیرہ پہنچیں گے جن میں ان جمہوریتوں کے بارے میں تفصیلات درج ہونگی

آبادی

صدر مملکت نے کہا کہ ہمارا ملک بہت سے مسائل سے دوچار ہے سب سے بڑا مسئلہ آبادی کا ہے۔ ہماری آبادی زیادہ اور زمین ہمارے پاس کم ہے اگر ہم جدید طریق زراعت استعمال کریں تو اس سے موجودہ زمین کاشت کرنے کے لئے اور بھی کم انسانوں کی ضرورت ہوگی اس لئے ضروری ہے کہ ہم گھریلو صنعتوں کی طرف توجہ دیں اس کے لئے حکومت نے الگ محکمہ کھول دیا ہے تاکہ دیہاتیوں کو گھریلو صنعتوں کے سلسلے میں مدد دے اس کے علاوہ آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کا علاج ضروری ہے۔ دوسرا اہم مسئلہ خوراک کا ہے ہم گندم اور چاول کے علاوہ اپنی خوراک میں کچھ استعمال ہی نہیں کرتے اس لئے ہمیں اپنی خوراک میں دوسری اشیاء کو بھی استعمال کریں اس سے گندم اور چاول پر دباؤ گھٹے گا۔

پنڈت نہرو کیلئے صدر ایوب کا خاص پیغام لیکر جنرل شیخ نئی دہلی پہنچ گئے

آج پنڈت نہرو سے ملاقات کی توقع۔ پاک وہند کے درمیان سرحدی تنازعات طے ہوجانے کی امید کا اظہار

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ پاکستان کے قائم مقام وزیر خارجہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ سرحدی تنازعات کے بارے میں پاک وہند کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے کل سہ پہر نئی دہلی روانہ ہوگئے۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ خیرسگالی کے جذبہ کے ساتھ دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات پُرامن طریقے پر طے ہو سکتے ہیں :

جنرل شیخ نے بتایا کہ جمعرات کو ان کے اور مسٹر نہرو کے درمیان ملاقات ہونے کا امکان ہے۔ ان سے پوچھا گیا۔ آیا جنرل ایوب اور مسٹر نہرو کے درمیان ایک اور ملاقات کا امکان ہے۔ جنرل شیخ نے جواب میں مسکرا کر کہا کہ اس بارے میں اگر مسٹر نہرو انہیں کچھ کہیں گے تو وہ ان کا پیغام صدر کو پہنچا دیں گے۔

قائم مقام وزیر خارجہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ سرحدی تنازعات کی کانفرنس میں ایک دس رکنی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو نئی دہلی میں منعقد ہو گی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت وزیر داخلہ پنڈت پنت کریں گے۔ ڈھاکہ میں ہندوستانی وفد کی قیادت وزیر معدنیات سردار سورن سنگھ کریں گے۔ ۱۷ اکتوبر کی شام کو دونوں ممالک کے وفود ڈھاکہ جائیں گے۔ جہاں وہ ۱۹ اکتوبر تک قیام کریں گے۔

نئی دہلی سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق پاک وہند سرحد کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے پالم کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم ہندوستان کیساتھ اپنے اختلافات پرخلوص جذبے سے طے کرنے کے خواہشمند ہیں :

بقیہ صفحہ اوّل

پنڈت نہرو اعلان کر چکے ہیں کہ اگر چینیوں نے سرحد پر پیش قدمی کی تو ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا توقع ہے کہ حکومت ہند چین کو ایک مراسلہ بھیجے گی۔ جس میں ان مشکلات کا ذکر کیا جائیگا۔ جو تبت میں مقیم ہندوستانی باشندوں کو پیش آ رہی ہیں۔ دونوں ملکوں کے تعلقات کے بارے میں حکومت ہند ایک قرطاس ابیض بھی شائع کرنے والی ہے۔ روسی سفیر متعینہ ہندوستان نے چین کی پیش قدمی کے متعلق کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ مقبوضہ کشمیر میں ڈوگرہ صدر سبھا نے ریاست پر چین کی دراز دستیوں پر تشویش ظاہر کی ہے آئندہ ہفتے دہلی میں کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں کا اجلاس ہوگا۔ جس میں پارٹی کے سیکرٹری مسٹر اجے گھوش اپنے چین کے دورے کے بارے میں رپورٹ دیں گے انہوں نے چینی رہنماؤں سے ہندوستان اور چین کے تنازعات پر بات چیت کی ہے

اعانت الفضل

مکرم چوہدری ہدایت اللہ خاں صاحب ان دنوں گوجرانوالہ میں مکان تعمیر کر رہے ہیں اسی خوشی میں مکرم چوہدری صاحب نے مبلغ -/۲ روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مکان چوہدری صاحب کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)